قیمت ششماہی اندرون ہند ؏
قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳	مورخہ ۹ محرم ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲ اپریل ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۲۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا پرستی سے اپنی رُوح اور جوارح کو محفوظ رکھو

"بڑی غلطی انسان کی دُنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دُنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دینے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے۔ اور یہ اُسی میں مرتے ہیں۔ نادان کہتا ہے۔ کہ کیا ہم دُنیا کو چھوڑ دیں۔ اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی۔ جب تک کہ اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کرے۔ اے نادان کون کہتا ہے۔ کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے۔ مگر دل کو دُنیا اور دُنیا کے فریبوں سے الگ کر۔ ورنہ تُو ہلاک شدہ ہے اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے۔ اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بن جاتا ہے۔ اُس عیال کے لئے تُو بدی کا بیج بوتا ہے۔ اور ان کو تباہ کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تیری پناہ میں نہیں۔ کیونکہ تو پارسا نہیں۔ خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تُو بے وقت مرے گا۔ اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا۔ لیکن وُہ جو خدا کی طرف جھکا ہُوا ہے۔ اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا۔ اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وُہ تباہ نہیں ہوں گے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۵)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے ؛

میاں عبداللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی بڑی صاحبزادی کو دانت کی سخت تکلیف تھی۔ انہیں بغرض علاج لاہور لے گئے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی سابق مبلغ جرمنی بوگرا (بنگال) سے کل ۳۰ مارچ بارہ بجے کی ٹرین سے مع اہل و عیال تشریف لائے۔

۲۸ مارچ کو شیخ احمد اللہ صاحب تحریک جدید کے ماتحت سوا دو بجے کی گاڑی سے تبلیغ احمدیت کے لئے ولایت روانہ ہوئے ؛

کل ۳۰ مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعد نماز ظہر مرزا محمد اشرف صاحب ولد مرزا محمد افضل بیگ صاحب پٹی کا نکاح نورجہان بیگم بنت مرزا اعظم حیات خان صاحب عہدیداد بنوں سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے

اخبار احمدیہ

شکریۂ احباب

جن احباب نے چندہ جلسہ نوشہرہ کیلئے زیادہ عطا فرمایا ہے۔ ان کی اس کرم فرمائی کا جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔
خاکسار غلام نبی پریذیڈنٹ

درخواست ہائے دعا

سید ظہور احمد شاہ صاحب ڈیٹرزی اسسٹنٹ اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے۔ حمید احمد صاحب دہلوی اپنی والدہ کی صحت کے لئے۔ بشیر احمد صاحب انصاری جماعت احمدیہ بمبئی اور سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کی مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ سید محمد شفیع صاحب سید انوالی اپنے لڑکے اور بھانجہ کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب للہ اپنے والد صاحب کی صحت کے لئے۔ مشکر اللہ صاحب چک ۵۶۵ ضلع لائلپور چوہدری رحیم بخش صاحب کے مال مسروقہ کی دستیابی کے لئے۔ عبدالرحمٰن صاحب دیوبندی برہمن بڑیہ احمدیت میں استقامت اور مخالفین کی شرارتوں کے ازالہ کے لئے۔ رحمت خان صاحب ٹیچر ہائی سکول گجرات اپنے لڑکے کی صحت کے لئے اور عبدالحق صاحب چک ۴۳۴ ضلع لائل پور اپنے مرض عرق النساء کی دوری کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح

۲۲ مارچ میاں فضل کریم صاحب گوجرانوالہ نے اپنی لڑکیوں زینب بی بی و امۃ الرحیم کے نکاح علی الترتیب میاں محمد بشیر ولد میاں فضل الٰہی صاحب ساکن گوجرانوالہ اور میاں محمد حنیف ولد میاں معراج الدین صاحب ساکن شاہدرہ کے ساتھ بعوض مہر مبلغ تین صد و پانچ صد روپیہ پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ خاکسار محمد بخش امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

ولادت

قریشی محمد حنیف صاحب قمر کے ہاں ۲۹ مارچ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام صمدانی امیر جماعت برہمن بڑیہ (۲) شیخ جمال الدین صاحب کے ہاں ۲۵ مارچ لڑکا تولد ہوا۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ارشاد الحق شیر گڑھ (۳) ۲۹ فروری خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد صدیق کراچی

دعائے مغفرت

چوہدری احمد الدین صاحب کا لڑکا خدا بخش دو خورد سال بچے چھوڑ کر انتقال کر گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ریدلال شاہ

دو مبلغین کے متعلق ضروری اطلاع

مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد لنڈن کا تار آیا ہے۔ کہ مولوی جلال الدین صاحب شمس ۲۸ مارچ بروز ہفتہ بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب جو مغربی افریقہ بطور مبلغ جا رہے تھے۔ مارسیلز سے تار دیتے ہیں۔ کہ ان کو تین دن تھوک میں خون آیا ہے۔ ڈاکٹر نے علاج کے لئے آرام کرنے کو کہا ہے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی کامل صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۸ مارچ سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	ضلع
۱	محمد عبدالباری صاحب	ضلع بردوان
۲	عبدالستار صاحب	"
۳	میر مرتضےٰ صاحب	ضلع بنگلور
۴	زینب بی بی صاحبہ	ضلع جہلم
۵	رشیدہ بیگم صاحبہ	"
۶	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۷	ادہ محمد صاحب	ضلع شیخوپورہ
۸	محمد جلیل صاحب	ضلع امرتسر
۹	عبدالرحمٰن صاحب	"
۱۰	حکیم مسلی محمد صاحب	"
۱۱	اہلیہ حکیم علی محمد صاحب	"
۱۲	رحیم بخش صاحب	"
۱۳	شہاب الدین صاحب	"
۱۴	رحمت اللہ صاحب	"
۱۵	عنائت اللہ صاحب	"
۱۶	حسین بی بی صاحبہ	"
۱۷	محمد یعقوب صاحب	ضلع جالندھر
۱۸	آمنہ بی بی صاحبہ	"
۱۹	نذیر احمد صاحب	"
۲۰	بشیر احمد صاحب	"
۲۱	نذیر احمد صاحب	ضلع جالندھر
۲۲	عبدالغنی صاحب	ضلع گورداسپور
۲۳	عمر دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲۴	علم الدین صاحب	"
۲۵	جیون صاحب	"
۲۶	غلام نبی صاحب	"
۲۷	رسول بیگم صاحبہ	"
۲۸	رابعہ بی بی صاحبہ	"
۲۹	عبدالغنی صاحب	"
۳۰	سردار بی بی صاحبہ	"
۳۱	چودھری اللہ دین صاحب	"
۳۲	چودھری کالی محمد صاحب	"
۳۳	رسول بی بی صاحبہ	"
۳۴	ملک جواہر خان صاحب	"
۳۵	ملک غلام قادر صاحب	"
۳۶	فتح بی بی صاحبہ	"
۳۷	محمد شفیع صاحب	"
۳۸	محمد انور صاحب	"
۳۹	محمد شریف صاحب	"
۴۰	سردار بی بی صاحبہ	"
۴۱	مائی جیو صاحبہ	ضلع گورداسپور

ست کوہا میں ایک احمدی پر احرار کے مظالم

چونکہ بعض ذمہ دار حکام ضلع گورداسپور کی طرف سے احرار کو کھلی اجازت مل چکی ہے۔ کہ احمدیوں کے ساتھ وہ جو سلوک چاہیں کرتے رہیں۔ اس لئے جہاں جہاں احرار قماش کے لوگ رہتے ہیں۔ وہاں احمدیوں کو سخت تنگ کیا جا رہا ہے اور ہر طرح نقصان پہونچایا جاتا ہے۔ موضع ستکوہا جو قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر ہے وہاں کے ایک احمدی محمد خان صاحب نے اپنی داستان مصیبت سنائی ہے۔ وہ درج ذیل کر کے ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ حکام کب تک احمدیوں کو احرار کے مظالم کا نشانہ بنتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور کیوں ان کے بارے میں اپنا فرض محسوس نہیں کرتے۔

محمد خان صاحب نے بیان کیا۔ کہ جب سے میں احمدیت میں داخل ہوا ہوں۔ اور اسے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ اسی وقت سے اپنے گاؤں کے چند آدمی میرے درپے آزار ہیں۔ اور طرح طرح سے مجھ پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ مجھے مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ گلیوں میں چلنے پھرنے سے بند کیا جاتا ہے اور کھلم کھلا قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ سکول میں بچوں کو لے جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی حرکات کرنے والوں میں سے یعقوب خاں نمبردار کا بیٹا۔ امام الدین پنشنر ہیڈ کنسٹیبل اور محمد مختار برانچ پوسٹ ماسٹر ہیں چونکہ مجھے جان کا خطرہ ہے۔ اس لئے یہ حالات اخبار میں شائع کرانا چاہتا ہوں۔

قانون کے محافظ اور امن کے ذمہ وار متعلقہ حکام کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

ضلع لائلپور کی جماعتوں کو اطلاع

مورخہ ۴ و ۵ اپریل بروز ہفتہ و اتوار جماعت احمدیہ لائل پور کا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ ضلع کی تمام جماعتوں کے احباب کثرت کے ساتھ شامل جلسہ ہو کر ممنون فرمائیں۔ کھانے کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ (محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ محرم ۱۳۵۵ھ

"احسان" اسلامی حکومت قائم کرنے کیلئے کیا کر رہا ہے

وُہ اسلامی امُور جن میں حکومت انگریزی اسلامی تعلیم جاری کرنے میں مزاحم نہیں ہوتی۔ انہیں اپنی جماعت میں رائج کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے خلاف اخبار "احسان" (۲۹ مارچ) نے "مرزائی خلیفہ کی دجالی حکومت" کے غیر شریفانہ عنوان سے ایک بار پھر خامہ فرسائی کی ہے۔ اور اب کے اپنی بے ہودہ سرائی کی بنیاد مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے رسوائے عالم فیصلہ کے اس حصّہ پر رکھی ہے۔ جس کا مطلب بالفاظ "احسان" یہ ہے کہ:۔

"مرزا البشیر الدین محمُود نے قادیان میں اپنے مریدوں کے بل بوتے پر ایک نظام حکمرانی قائم کر رکھا ہے۔ جو بسا اوقات اپنے دائرہ عمل سے متجاوز ہوکر وہاں کے مرزائیوں۔ اور غیر مرزائیوں سب کے لئے نارو اتکلیف اور ناواجب تشدد کا موجب بن چکا ہے" حالانکہ مسٹر کھوسلہ کے اخذ کردہ نتیجہ کی نہ صرف یہ کہ چیف سکرٹری صاحب حکومت پنجاب اپنے حلفیہ بیان میں تردید کر چکے ہیں۔ بلکہ عدالت عالیہ لاہور کے فاضل جج آنریبل جسٹس کولڈسٹریم بھی اپنے فیصلہ میں یہاں تک لکھ چکے ہیں کہ

"اس امر کی کوئی شہادت نہیں۔ کہ کبھی کوئی غیر قادیانی اس قسم کے طریق فیصلہ کے لئے مجبُور کیا گیا ہو۔ اور نہ اس بات کی کوئی شہادت ہے۔ کہ مرزا صاحب کے مذہبی اور دُنیاوی اقتدار کے متعلق کبھی کوئی تعرض نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس امر کی کوئی شہادت ہے۔ کہ قادیانیوں کی ان عدالتوں نے کوئی ایسا خلاف قانون کام کیا ہو۔ جو گورنمنٹ کے نوٹس میں آیا ہو۔ یا یہ کہ گورنمنٹ نے قادیان میں اس قسم کی صورتِ حالات دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کرلی ہوں۔ اور ضرورت کے وقت مناسب کارروائی کرنے سے پہلو تہی کی ہو"

عدالتِ عالیہ کے اس کُھلے اور واضح فیصلہ کے باوجُود "احسان" کا یہ لکھنا۔ کہ "بہت سے ایسے امُور معتبر شہادتوں کی بناء پر عدالت کے ریکارڈ میں آچکے ہیں۔ جن سے مرزا محمُود کی اُس حکومت کے برپا کردہ مظالم آشکار ہو چکے ہیں۔ جو اس نے قادیان کی سرزمین میں مذہب کے نام پر قائم رکھی ہے" یہ عدالتِ عالیہ کے مذکورہ بالا فیصلہ کی صریح توہین اور شرمناک شرارت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ عدالت عالیہ کا فاضل جج تو اپنے سامنے تمام ریکارڈ دیکھ کر یہ لکھتا ہے۔ کہ اس قسم کی کوئی شہادت نہیں۔ لیکن "احسان" یہ کہہ رہا ہے۔ کہ معتبر شہادتیں عدالت کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ حالانکہ یہ صریح طور پر غلط ہے۔ اور عدالت عالیہ اسے غلط قرار دے چکی ہے۔

اس غلط بیانی کے بعد "احسان" نے دروغگو را حافظہ نہ باشد کا مصداق بن کر لکھا ہے:۔

"ازبس کہ مرزا محمُود کی یہ اقتدار پسندیاں اور جاہ طلبیاں خود مرزائیوں کے لئے بے انتہا تکالیف کا موجب ثابت ہو رہی ہیں"

حالانکہ وُہ خود پہلے یہ دعوےٰ کر چکا ہے۔ کہ "مرزا بشیر الدین محمُود نے قادیان کی سرزمین میں اپنے مریدوں کے بل بوتے پر ایک نظام حکمرانی قائم کر رکھا ہے" جب یہ نظام حکمرانی مریدوں کے بل بوتے پر قائم ہے۔ تو پھر اُسے خود مرزائیوں کیلئے بے انتہا تکالیف کا موجب کس عقل و سمجھ سے کہا جا سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ "احسان" ہوش و خرد کو بالائے طاق رکھ کر جو جی میں آتے لکھتا چلا جاتا ہے۔ اور جوشِ غیظ و غضب میں اسے اتنا بھی یاد نہیں رہتا۔ کہ چند سیکنڈ پہلے کیا لکھ آیا ہے۔

چونکہ "احسان" نے بڑے تکبر اور غرُور سے لکھا تھا۔ کہ جن معاملات میں موجودہ حکومت مزاحم نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کرنے کی لوگوں کو اجازت دیتی ہے۔ ان میں اسلامی تعلیم کے مطابق فیصلہ کرنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسلام یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ کسی امر میں کسی غیر اسلامی حکومت کی اجازت کی پرواہ کرے۔ اس لئے ہم نے یہ بیان کرتے ہوئے کہ ہم موجودہ دَور میں ایسے حالات میں گھرے ہُوئے ہیں۔ کہ اسلامی تعلیم کے بعض حصوں کو پورا کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ اس لئے جن حصوں کے متعلق ہمیں اختیار حاصل ہے۔ ان میں اسلامی احکام رائج کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ "احسان" کے "مدیر و سرِ دبیر" سے پوچھا تھا۔ کہ وُہ اسلامی حکومت کا جو صحیح تصور سمجھتے ہیں۔ اسے معرضِ وجُود میں لانے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سے مطلع فرمائیں۔ تا اسلامی حکومت قائم کرنے کے متعلق ہماری جد و جہد پر ان کے ناک بھوں چڑھانے کی حقیقت معلوم ہو سکے۔

اس کا جو عجیب و غریب جواب دیا گیا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ:۔

"ہم اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جو کوششیں بقدر استطاعت کر رہے ہیں۔ ان میں انگریزی حکومت کی اجازت کی حد تک جانے کی شرط نہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان نہ صرف مسلمان بلکہ تمام قومیں جلد سے جلد اس غیر ملکی اقتدار کے پنجے سے مخلصی حاصل کرکے ایسا نظامِ حکومت بنائیں۔ جو سو فیصدی اسلامی تصورات کے مطابق ہو"

چونکہ یہ جواب ایسا مہمل اور بے سر و پا ہے۔ کہ اس کی جہلیت مدیر و سرِ دبیر پر بھی منکشف ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اس لئے انہوں نے خود ہی یہ سوال اٹھا کر کہ "کہا جائے گا۔ جب انسانوں کی کسی جماعت میں اجنبی اقتدار سے مخلصی حاصل کرنے کی طاقت نہ ہو۔ تو اس جماعت کا مسلمان ہونے کی صُورت میں یہ کوشش کرنا کیونکر معیُوب سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ ایسے امُور میں جن میں اجنبی حکومت کی طرف سے اسے اجازت ہو۔ اپنے دین کے احکام جاری کرے" یہ جواب دیا ہے۔ کہ:۔

"بلاشبہ جو سچا مُسلمان ہوگا۔ اس کی کوشش یہی ہوگی۔ کہ اپنے اعمال کو دین اسلام کے احکام کے مطابق بنائے۔ لیکن اس کوشش کے لئے حکومتِ انگریزی کی اجازت کی شرط مقرر کر دینا مرزائی دین ہی کا اصُول ہوسکتا ہے۔ اور پھر دینی احکام کے اس ادھورے اجراء کی کوشش کو اسلامی حکومت قرار دینا مرزا البشیر الدین محمُود ایسے خادع ہی کا کام ہے"

نہ صرف یہ کہ اس تشریح سے اصل سوال کی کوئی وضاحت نہیں ہوتی۔ بلکہ وُہ اور زیادہ اُلجھ گیا ہے۔ مدیر "احسان" کے نزدیک سرزمین ہند میں کوئی اور "سچا مسلمان" ہو یا نہ ہو۔ وُہ اپنے آپ کو یقیناً "سچا مسلمان" سمجھتے ہونگے۔ وُہ اپنے متعلق ہی بتائیں۔ بقول خود وُہ "اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جو کوششیں بقدر استطاعت کر رہے ہیں" وُہ ہیں کیا؟ اور "ان میں انگریزی حکومت کی اجازت کی حد تک جانے کی شرط نہیں" سے ان کی مراد کیا ہے؟ "کوششیں" تو الگ رہیں۔ کیا وُہ کسی ایک بھی ایسی حرکت کا نام لے سکتے ہیں۔ جو انہوں نے انگریزی حکومت کے قانون اور اجازت سے بے نیاز ہوکر آج تک کی ہو۔ اور اس طرح مکمل اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی ہو۔ اس قسم کی کوئی حرکت کرنا تو بڑی بات ہے۔ وُہ اتنا ہی فرما دیں۔ کہ حکومت انگریزی کے قانون اور اجازت کی خلاف ورزی میں وُہ کوئی لفظ لکھنے کی بھی جُرأت رکھتے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر اسلامی حکومت کے قیام کے لئے انگریزی حکومت کی اجازت اور قانون کی شرط سے آزاد ہوکر "کوششیں" کرنے کا ادعا مجنون کی بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ براہ مہربانی مدیر "احسان" فقرہ بندی اور عبارت آرائی سے علیحدہ ہوکر ذرا عملی میدان میں آئیں۔ اور پھر بتائیں کہ غیر ملکی اقتدار کے پنجے سے مخلصی پانے اور سو فیصدی اسلامی تصورات کے مطابق نظام حکومت قائم کرنے کیلئے انگریزی حکومت کے قانون کو پس پشت ڈال کر وہ کونسے کارہائے نمایاں سرانجام دے رہے ہیں۔ کیا ان میں اتنی بھی ہمت ہے۔ کہ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہُوئے ایک لفظ بھی زبان یا قلم سے نکال سکیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ان کا یہ کہدینا کہ انہیں انگریزی حکومت کی اجازت کی کوئی پرواہ نہیں۔ انتہا درجہ کی لغویت نہیں۔ تو اور کیا ہے

مدیر موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسلامی احکام کے رائج کرنے کے متعلق حکومت کی جس اجازت کا ذکر فرمایا ہے اس سے مراد حکومت کا قانون ہی ہے۔ اور اگر مدیر "احسان" اس قانون کی خلاف ورزی کرکے اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے کوئی کوشش فرما رہے ہیں۔ تو......

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

وہی ہمارا کرشن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

پیارے ہندو بھائیو! ہم ایک وطن میں رہتے ہیں۔ عام طور پر ایک ہی بولی بولتے ہیں۔ پرماتما کا روشنی دینے والا سورج ہم سب کو ایک سی روشنی دیتا ہے۔ اس کا خوبصورت چاند ہم سب کو بغیر فرق کے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ رات کا اندھیرا جب ساری دنیا پر چھا جاتا ہے۔ جب ہمارے اپنے حواس بھی ہم کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اور دن کا تھکا ہوا جسم بے جان ہو کر چارپائی پر گر جاتا ہے۔ اس وقت خدا کے فرشتے اپنے پریم کے پروں کو پھیلا کر ہم سب پر اپنا سایہ کر دیتے ہیں۔ اور ہندو مسلمان میں فرق نہیں کرتے۔ ہمالہ کی چوٹیوں پر پڑی ہوئی برف جب سورج کی گرمی سے پگھلتی ہے۔ اور دریاؤں کے پانیوں کو ان کے کناروں تک بلند کر دیتی ہے۔ جب خوبصورت گنگا اور دل لبھانے والی جمنا اپنے اچھلنے والے پانیوں کو پیاس سے خشک شدہ کھیتوں میں لا کر ڈالتی ہیں وہ کبھی بھی نہیں دیکھتیں کہ کون مسلمان ہے۔ اور کون ہندو۔ وہ آگ جو گند کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اور انسانی دوزخ کو بجھانے کے کام آتی ہے۔ ہندو کی بھاجی اور مسلمان کے سالن کے پکانے میں اس نے کبھی فرق نہیں کیا۔ پھر جب پرماتما کی نعمتوں نے ہم سب میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ ہماری اس سے محبت کیوں فرق والی ہو۔ سوتیلے باپ اور سگے باپ کی محبت میں فرق ہو سکتا ہے۔ پر اپنے باپ کی محبت میں بچے کبھی فرق نہیں رکھتے۔ وہ آپس میں لڑ سکتے ہیں۔ لیکن اپنے باپ اور اپنی ماں سے محبت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؛

پر ہمیں کیا ہو گیا ہم آپس کی لڑائیوں میں اپنے پرماتما کو بھی بھول گئے ہیں۔ ہم یہ بھی تو خیال نہیں کرتے۔ کہ اس نے ہمارے گن ہوں کو دیکھ کر بھی ہم میں فرق نہیں کیا۔ تو ہم اس کے احسان دیکھتے ہوئے اس سے فرق کیوں کریں۔؟ بے وقوف بچے جب آپس میں لڑتے ہوتے ہیں۔ ماں کی ایک آواز سنکر ایک دوسرے کا گلا چھوڑ کر ماں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ وحشی کبوتر جس کی فطرت میں آزادی ہے۔ اپنے دانہ ڈالنے والے کی آواز کو سن کر اپنی آزادی کو بھول جاتا ہے اور دربے کی تنگ اور تاریک جگہ پر اپنی بے قید پرواز کو قربان کر دیتا ہے۔ کیونکہ دانہ ڈالنے والے کی آواز کا انکار اس سے نہیں ہو سکتا۔ پھر اے پیارے ہندو بھائیو کیوں تم اس آواز کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ جو تمہارے پرمیشور نے ساری دنیا کو اپنے گرد جمع کرنے کے لئے بلند کی ہے۔ کیا صرف اس لئے کہ وہ ایک مسلمان کے مونہہ سے نکلی ہے۔؟ مگر کیا تم بھول گئے ہو۔ کہ پرماتما کی کوئی چیز مقید نہیں ہوتی۔ ہندو اور مسلمان اور عیسائی سب نام بندوں کے ہیں۔ جب پرماتما کسی کو چن لیتا ہے۔ تو پھر وہ قوموں کے بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ کسی خاص قوم کا نہیں رہتا۔ ہر قوم اس کی ہو جاتی ہے۔ اور وہ سب کا ہو جاتا ہے؛

اے ہندو بھائیو! اسی طرح اس زمانہ کا اوتار کسی خاص قوم کا نہیں۔ وہ مہدی بھی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی نجات کا پیغام لایا ہے۔ وہ عیسےٰ بھی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی ہدائت کا سامان لایا ہے۔ وہ نہہ کلنک اوتار بھی ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے ہاں اے ہندو بھائیو تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی محبت کی چادر کا تحفہ لایا ہے؛

تم پرانے بزرگوں کی اولاد ہو۔ تم کو بجا فخر ہے۔ کہ ہمارے باپ دادے سب سے پرانی تہذیب کے حامل تھے۔ تم ایک ایسے فلسفہ کو پیش کرتے ہو۔ کہ تمہاری تاریخ اس سے پہلے کسی فلسفہ کو تسلیم ہی نہیں کرتی مگر کیا تم ان پرانے جسموں کو اس پرانی روح سے خالی رکھو گے۔ جو پرماتما کی طرف سے آتی ہے۔ جو سب سے قدیم اور سب سے پرانا ہے۔؟ پرانی چیزیں قابل قدر ہوتی ہیں۔ مگر تبھی تک جب تک کہ ان میں جان ہوتی ہے۔ تمہارے ماں باپ جس قدر بوڑھے ہوتے جاتے ہیں۔ تم ان کی زیادہ عزت کرتے ہو۔ لیکن جب وہ مر جاتے ہیں۔ تم ان کو چتا پر لٹا کر جلا دیتے ہو۔ پس پرانی چیز قابل عزت ہے۔ لیکن جب تک اس میں جان ہو۔ پھر تم اپنی پرانی اور قابل عزت چیزوں میں جان ڈالنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟

خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ جن کو وہ ایک دفعہ عزت دیتا ہے۔ ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق نبھاتا ہے۔ اور اگر وہ اس کی طرف رجوع کرکے نیکی کی روح حاصل کریں۔ تو انہیں دوسروں سے زیادہ عزت بخشتا ہے۔ پس اگر تم کو قدیم تہذیب اور قدیم فلسفہ کا ورثہ ملا ہے۔ تو اسے خدا تعالیٰ کی روح سے زندہ کرو۔ تاکہ وہ اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق شکل اختیار کرکے دنیا کے لئے فائدہ بخش ہے؛

پیارے بھائیو! زندہ اور مردہ میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ زندہ زمانہ کے مطابق ترقی کرتا ہے۔ اور مردہ ایک حال پر رہتا ہے اور آخر سڑنے لگ جاتا ہے۔ کیا تم نے کبھی غور کیا۔ کہ تمہاری بے توجہی سے تمہاری تہذیب اور تمہارے مذہب پر بھی زمانہ نے اپنا اثر ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پرماتما کے مقابلہ پر تم میں کتنے دیوتا نکل آئے ہیں۔؟ ذرا اپنی کتابوں کو اٹھا کر تو دیکھو کیا کرشن اور رام چندر نے بھی کسی مورتی کے آگے ماتھا جھکایا تھا؟ کیا وہ بھی کسی بت کے ماتھے پر سیندور لگانے گئے تھے؟ کیا انہوں نے بھی شوجی اور پاربتی کے آگے ہاتھ جوڑے تھے؟ آخر یہ پرماتما سے دوری اور غیروں کے آگے جھکنے کا خیال آپ لوگوں میں کہاں سے آیا؟

کیوں اس کی محبت جو سب سے پیارا ہے، سرد ہوتی گئی؟ اور آقا کی جگہ چاکروں کو دے دی گئی؟ آخر اس کا سبب کچھ تو ہونا چاہیئے۔ جو کام کرشن جی اور رام چندر جی نے نہ کیا تھا۔ وہ آپ کیوں کرنے لگے؟ جس راہ پر مقدس اوتار نہ چلے تھے۔ آپ اس راہ پر کیوں چلنے لگے؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی زندگی بخشنے والی تازہ باتوں سے آپ نے اپنے کان بند کر لئے۔ اور پرانے جسم کو تو چمٹے رہے۔ مگر روح کو نکل جانے دیا۔ گلاب کا پھول جب تک ٹہنی پر رہتا ہے۔ وہ کیسا خوشبودار ہوتا ہے۔ وہ کیسا تر و تازہ ہوتا ہے وہ کیسا نرم اور نازک ہوتا ہے لیکن جب اسے اتار کر لوگ سینہ یا سر پر لگا لیتے ہیں۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں کیسا خشک اور سخت ہو جاتا ہے۔ اس کی خوشبو کس طرح اڑ جاتی ہے؛

آخر اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہے۔ کہ وہ اس زندگی بخشنے والے تعلق سے جدا کر دیا جاتا ہے جو اس کی سب تازگی کا موجب تھا۔ اسی طرح اے پیارے بھائیو! فلسفے اور مذہب اچھی چیزیں ہیں۔ مگر ان کی سب خوبصورتی اسی وقت تک رہتی ہے۔ جب تک ان کی جڑ اس زندگی بخشنے والے درخت سے ملی رہتی ہے۔ جسے پرماتما کہتے ہیں۔ جب اس پھول کو اس سے جدا کر لیا جاتا ہے۔ اس کی سب خوبصورتی خاک میں مل جاتی ہے وہ اصلی پھول اتنا خوبصورت بھی تو نہیں رہتا۔ جتنا کپڑے یا کاغذ کا بنا ہوا پھول؛

سلہ یہ مضمون بطور ٹریکٹ ۲۹ر مارچ کے یوم التبلیغ پر انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان نے شائع کیا؛

پس اے بھائیو! آپ لوگوں کو روحانی زندگی کے بارہ میں جو کچھ پیش آیا ہے۔ صرف اس تعلق کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ اگر کرشن جی۔ اور رام چندر جی کی طرح ان کے بعد آنے والے لوگ بھی پرماتما سے تعلق رکھتے۔ تو کبھی یہ نوبت نہ پہونچتی۔ کہ خدا تعالےٰ کا اونچا آستانہ چھوڑ کر مقدس رشیوں کی اولاد بتوں۔ اور دیویوں کے آگے جھکتی پھرتی۔ جس ماتھے کو خدا تعالےٰ نے چومنے کے لئے بنایا تھا۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ وہ اپنے سے بھی ادنےٰ چیزوں کے آگے جھکتا ہے۔ وہ نظریں جو اونچا اُٹھنے کے لئے بنی تھیں۔ افسوس کہ پاتال کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ مگر کیوں؟ کیا اس لئے کہ ان کے لئے اور صورت ممکن نہیں۔ نہیں نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کیا خدا کرشن۔ اور رام چندر کی اولادوں اور سیوکوں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ اس نے ہندوؤں کی ترقی۔ اور اصلاح کے لئے نہہ کلنکی اوتار کو بھیجدیا ہے۔ جو عین اس زمانہ میں آیا ہے۔ جس زمانہ کی کرشن جی نے پہلے سے خبر دے رکھی تھی۔ اس نے خدا تعالےٰ کے تازہ نشانوں سے دُنیا کو خدا تعالےٰ کے زندہ اور قادر ہونے کا ثبوت دے دیا ہے۔ ایسا ثبوت۔ کہ کوئی شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور اب ہر شخص جو پرماتما سے محبت کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے اپنے ایشور سے مل سکتا ہے۔ اور ان انعاموں کو حاصل کر سکتا ہے۔ جو پُرانے رشی مُنی حاصل کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ہمارا خدا بخیل نہیں۔ کہ ایک کو دے۔ اور دوسرے کو نہ دے۔ اور نہ اس کا خزانہ محدود ہے۔ کہ جو کچھ پہلے کر سکتا تھا۔ اب نہیں کر سکتا:۔

اس نہہ کلنکی اوتار کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ جو قادیان۔ ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوئے تھے۔ خدا نے اُن کے ہاتھ پر ہزاروں نشان دکھائے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے وہ پھر دُنیا کو انصاف اور عدل سے بھرنا چاہتا ہے۔ جو لوگ اُن پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ بڑا نُور بخشتا ہے۔ اور ان کی دُعائیں سُنتا ہے۔ اور ان کی سفارشوں پر لوگوں کی تکلیفوں کو دُور کرتا ہے۔ اور عزتیں بخشتا ہے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ ان کی تعلیم کو پڑھ کر نور حاصل کریں۔ اور اگر کوئی شک ہو۔ تو پرماتما سے دُعا کریں۔ کہ اسے پرماتما! اگر یہ آدمی جو تیری طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو نہہ کلنک اوتار کہتا ہے۔ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ تو اس کے ماننے کی ہم کو توفیق دے۔ اور ہمارے سینہ کو اس پر ایمان لانے کے لئے کھولدے۔ پھر آپ دیکھیں گے۔ کہ پرماتما ضرور آپ کو غیبی نشانوں سے اس کی صداقت پر یقین دلادے گا۔ اور اگر آپ یہ وعدہ کریں۔ کہ سچائی کے کھُلنے پر آپ اس کے دعوے کو مان کر اپنے پیدا کرنے والے اور مالک سے صلح کر لیں گے۔ تو آپ سچے دل سے میری طرف رجوع کریں۔ اور اپنی مشکلات کے لئے دُعا کرائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مشکلوں کو دُور کرے گا۔ اور مرادوں کو پورا کرے گا۔ مگر اسی دستور کے مطابق جو اس کا کرشن جی۔ اور رام چندر جی کے وقت تھا۔ مگر شرط یہ ہوگی۔ کہ پھر آپ دُنیا کی محبت کو چھوڑ کر اس کے ساتھ تعلق پختہ پیدا کر لیں۔ اور اس کی آواز کو اپنے باقی دوستوں اور عزیزوں تک پہونچائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت کو پیدا کرنے کے لئے جو اس نے تدبیریں بتائی ہیں۔ ان پر عمل کر کے پرماتما کے سچے عاشق۔ اور مخلص سیوک بن جائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو:۔

خاکسار

میرزا محمود احمد

امام جماعت احمدیہ۔ قادیان ضلع گورداسپور

سارا عالم ہو رہا ہے میہمانِ اہلِ درد

از ابو العقیل حاجی عبد القدیر صاحب آدب۔ شاہجہانپوری

دردہی ہے باعثِ توقیرِ شانِ اہلِ درد
اَے خدا۔ اے کارساز و مہربانِ اہلِ درد
شاد ہو جاتی ہے رُوحِ عاشقانِ اہلِ درد
اے تری قدرت یہ عرض و طولِ خوانِ اہلِ درد
درد والوں پر جو بیدردوں کی دیکھیں سختیاں
قابلِ تحسیں ہیں بیدردوں کے ظلم و جور بھی
اپنی بے دردی کا بے دردوں نے پایا یہ صلہ
رات دن جاری تھا شغلِ حیلہ و مکر و فریب
ہر طرف ناکامیاں ہیں چار سُو رسوائیاں
سارا عالم فتح کر لے گی دعائے نیم شب
حد سے گذرے اپنے ظلم و جور میں اہلِ ریا

دردہی اس نے بنایا ہے نشانِ اہلِ درد
ہو نزولِ فضل بہرِ بے کسانِ اہلِ درد
گونجتی ہے جب منارہ سے اذانِ اہلِ درد
سارا عالم ہو رہا ہے میہمانِ اہلِ درد
بن گئے ناقدرداں بھی قدردانِ اہلِ درد
بڑھ گئی اہلِ نظر میں اور شانِ اہلِ درد
ہو گئے انصاف والے حامیانِ اہلِ درد
کیوں نہ ہوں رسوائے عالم دشمنانِ اہلِ درد
آج کل مبہوت ہیں ایذا رسانِ اہلِ درد
اب تو بس اس دھن میں ہیں ایذا کشانِ اہلِ درد
تو ہے اب کس فکر میں اے آسمانِ اہلِ درد

حق تعالےٰ منکرانِ دیں کی آنکھیں کھولدے
اَے آدب یہ ہے دُعائے خادمانِ اہلِ درد

سیدی مختار احمد رازدانِ اہلِ درد
کر رہی ہے ناز تجھ پر داستانِ اہلِ درد
مرحبا اے عندلیب خوش بیانِ اہلِ درد
اے زبانِ اہلِ درد اے ترجمانِ اہلِ درد
آرہی ہے آجتک پیہم صدائے بازگشت
فخر ہے حسنِ بیاں کو آج تیری ذات پر
صاف ہے شفاف ہے ہر لفظ مثلِ آئینہ
اک بہارِ نو تری ہر جنبشِ لب سے عیاں
تیری شمشیرِ قلم کی ہر طرف بیٹھی ہے دھاک
کوندتی ہے برق بن بن کر تری طبعِ رواں

خُوب کھینچے نقشہائے عز و شانِ اہلِ درد
بارک اللہ تیرا حصہ ہے بیانِ اہلِ درد
حبذا اے طوطیٔ شکر فشانِ اہلِ درد
ختم ہے واللہ تجھ پر ذکرِ شانِ اہلِ درد
گونج اٹھا تیرے نغموں سے جہانِ اہلِ درد
داد دیتا ہے تجھے لطفِ زبانِ اہلِ درد
ایک عالم ہے کہ ہے محو بیانِ اہلِ درد
شاہدِ ناطق ہے اس پر داستانِ اہلِ درد
مانتے ہیں تیرا لوہا منکرانِ اہلِ درد
کیوں نہ ہو خیرہ نگاہِ حاسدانِ اہلِ درد

عرض کرنا ہے بقولِ حضرتِ بسمل آدب
ہاں بزن تیغ ہجا بر دشمنانِ اہلِ درد

احمدیت کے متعلق ایک انگریز نو مسلم کے خیالات

اخبار "مسلم ٹائمز" لنڈن (۲۷ فروری) میں ایک برطانوی نو مسلم عبدالرحمٰن ہارڈی کا مضمون "میں احمدی کیوں ہوں" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کیلئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔

آج انگلستان میں جہاں عامۃ الناس مذہب کو اصلی معنوں میں ایک قصۂ پارینہ قرار دے کر پس پشت ڈال چکے ہیں۔ اس بات کے تصور سے سخت تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ کہ عیسائیت کو بحیثیت مذہب اختیار کرنے اور اس کے احکام کو بجا لانے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کیا جائے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مال و زر کے دیوتا کے پرستار اور مادی منفعت کے متلاشی اپنے ان ہموطنوں کے متعلق کیا خیال کرینگے۔ جنہوں نے کمال غور و خوض کے بعد ... کے سال رواں یعنی انیس سو چھتیس میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام میں اس پر عظمت مذہب کا حلقہ بگوش بننے کا فیصلہ کر لیا جس نے آج سے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ قبل اس باطل اور ناکارہ تعلیم پر جو ایک بہت بڑے مسلمان یعنی حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کی جاتی تھی۔ خط تنسیخ کھینچ دیا۔ بہرحال راقم الحروف جیک ہارڈی ان لوگوں میں سے ہے جو خلوص نیت سے حق و صداقت کو جہاں کہیں سے مل سکے۔ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں قارئین کو خواہ وہ عیسائی مشنری ہوں، یا میرے ہم مذہب مسلمان بھائی۔ یہ بھی یقین دلاتا ہوں۔ کہ میں ایک معمولی آدمی ہوں۔ اور معمولی اور سادہ زندگی بسر کرتا ہوں۔ میں رومن کیتھولک والدین کے ہاں پیدا ہوا اور اسی مذہب میں میری تربیت ہوئی۔ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ دیانت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ اس سب سے افضل دین کو جو تمام زمانوں پر حاوی اور تمام اقوام کے لئے آفتاب ہدایت ہے۔ یعنی وہ پر عظمت و پر جلال اسلام جو آخری ایام کے مرسل مسیح اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب ہے قبول کر لوں۔ مجھے امید ہے۔ کہ ان خیالات کا اظہار قارئین کرام پر علی العموم اور انگریز لوگوں پر علی الخصوص ان کے دلوں میں تحقیق حق کا جذبہ پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوگا۔ اور وہ جذبہ عین ممکن ہے۔ خوش قسمت لوگوں کے لئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے برکات و فیوض سے بہرہ ور ہونے کا موجب بن جائے۔

میرے خیال میں بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ منظم مذاہب میں سے عیسائی مذہب کے پیروؤں میں ایسے لوگوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ جو عملاً مسلمان سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور اس بات کو سمجھنا مشکل نہیں۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ دنیائے عیسائیت کے تمام متخاصم فرقوں میں سے صرف رومن کیتھولک فرقہ ہی ایسا ہے۔ جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ دین فطرت کے صریح خلاف ہے۔ اور اس حقیقت کو ایک رومن کیتھولک ہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی آنکھوں سے تعصب، تنگ نظری اور کورانہ تقلید کی پٹی اتار کر پھینک دے۔ کیا ایک رومن کیتھولک کلیسیا میں اپنے ہم مذہبوں کے سامنے کھڑا ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ ایسے مذہب کو جو خدا تعالےٰ کے قوانین سے تجاوز کر رہا اور نظام الٰہی کو سامان تضحیک قرار دے رہا ہے ترک کر دے گا اور پادریوں کی اس تعلیم کو ہرگز قبول نہ کریگا جس کے متعلق وہ کہتے ہیں:-

"برادران! افسوس! تم مقدس چرچ کے اسرار نہیں سمجھتے۔ تم خداوند خدا کی بغیر باپ کے پیدائش کو نہیں سمجھتے۔ تم یسوع مسیح کے جسم اور خون کی قربانی کو نہیں سمجھتے۔ تم روٹی اور شراب کے خداوند خدا کے جسم اور خون میں حلول کر جانے کو نہیں سمجھتے۔ لیکن تمہیں اس بات پر ایمان رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بہت بڑے اسرار ہیں اگر تم ان باتوں پر جو تم نہیں سمجھ سکتے۔ ایمان نہیں رکھتے۔ تو تم گنہگار ہو۔ اور اگر تم ان پر یقین لائے بغیر مر جاؤ گے۔ تو ہمیشہ کے لئے جہنم تمہارا ٹھکانا ہوگا۔"

اسے چاہیئے، کہ وہ اس قسم کے صریح فریب سے دھوکا نہ کھائے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر وہ اپنے دل میں خوف الٰہی رکھتے ہوئے بائبل کے ان حصوں کا۔ ہاں وہی بائبل جسے پادری لوگ استعمال کرتے ہیں۔ بنظر تعمق مطالعہ کریگا۔ تو اسے معلوم ہوگا۔ کہ اسی میں آخری شریعت لانے والے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن اور قرآن کریم کی صداقت کی بالبداہت تصدیق پائی جاتی ہے۔

مجھے اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ میں بھی سنجیدگی سے مطالعہ کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا تھا۔ کہ حضرت موسٰے کے الہامات میں جس نبی کا بایں الفاظ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ "اور خداوند نے مجھ سے کہا۔ کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں، سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے انہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا۔" (استثناء ۱۸: ۱۸) وہ سوائے افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جن کے مرتبہ تک غلطی سے عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو جو آخری شریعت لانے والے نبی کا بشیر و نذیر آیا تھا، پہنچا دیا ہے۔ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی عقل و خرد سے کام لیکر جب میں نے غور کیا۔ تو مجھ پر یہ بات کامل طور پر منکشف ہو گئی۔ کہ جس شخص کے متعلق متی باب ۲۱ میں ذکر کیا گیا۔ وہ خود مسیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خیال کے کسی گوشہ سے بھی یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوتا۔ کہ خود مسیح ہی وہ نبی ہے، جس نے اس کے بعد آنا ہے۔

اس نئے انکشاف کی روشنی میں بحیثیت عیسائی ہونیکے میری پوزیشن میرے لئے ناقابل برداشت تھی۔ وہ مذہب کس طرح سچا ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کی اپنی مذہبی کتاب اس کی تغلیط کر رہی ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بعد میں آنے والے مسیح کے پیروؤں نے ان کی تعلیم کی صداقت کی مجرمانہ طور پر غلط تشریح کی۔ عیسائیت کی ناکارہ اور محرف تعلیم کو خیرباد کہکر اور پادریوں سے جو دوسروں گناہوں سے نجات دلانے کے لئے روحانی طاقت کے مدعی ہیں۔ قطع علائق کر کے میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن کے دعوےٰ مسیحیت و مہدویت اور آخری زمانہ کے مرسل ہونے کی دنیا کے تمام بڑے مذاہب کی بڑی کتابوں سے تصدیق ہوتی ہے۔ قبول کر کے حلقہ بگوش اسلام بن جاؤں۔

میرے عیسائی ہموطنو! اگر تم اس دنیائے ادبار میں اصلی راحت اور طمانیت قلب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو آؤ اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ یہ دین جو پاکیزہ سادگی کی گرانمایہ متاع سے پُر اور معموں اور چیستانوں سے مبرا و منزہ ہے تمہیں اسی طرح اپیل کریگا۔ جس طرح اس نے مجھے اپیل کیا۔

میں نے احمدیت کو اس لئے قبول کیا ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ یہی مسیح کی آمد کا زمانہ ہے مسیح موعود (علیہ السلام) تشریف لائے اور تشریف لیگئے لیکن لوگوں نے آپ کو حقارت سے دیکھا جیسا کہ تمام گزشتہ نبیوں کو دیکھا جاتا رہا ہے۔

برادران! حضرت احمد (علیہ السلام) کے وجود میں وہ تمام پیشگوئیاں جو مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق تھیں۔ پوری ہوئیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ جس کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔ یہ حقیقت مجھ پر کھل گئی۔ اسی طرح یورپ کے ان ہزاروں انسانوں پر جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے والے ہیں ظاہر ہوگی۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ میں احمدی ہوں مجھے کامل امید ہے۔ کہ میرے عیسائی بھائی میری ان باتوں پر غور کرتے ہوئے اپنے آپ کو ان لوگوں کے زمرہ سے نکالنے کی کوشش کریں گے۔ جن کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے، کہ

"تم کانوں سے سنوگے۔ اور ہرگز نہ سمجھوگے۔ اور آنکھوں سے دیکھوگے اور ہرگز معلوم نہ کروگے کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھا گئی ہے۔ اور وہ کانوں سے اونچا سنتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں۔ اور کانوں سے سنیں۔ اور دل سے سمجھیں اور رجوع لائیں۔ اور میں انہیں شفا بخشوں۔"
(متی باب ۱۳۔ آیت ۱۴: ۱۵)

ترجمانِ احرار "مجاہد" کے بے بنیاد اعتراضات کے جواب

"ذریۃ البغایا" کا صحیح مفہوم

(۲)

مجاہد کے مضمون نگار نے دوسرا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف پر کیا ہے۔ مگر یہودیانہ خصلت سے کام لیتے ہوئے اس نے مکمل حوالہ درج نہیں کیا۔ اصل عبارت کشف کی یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی۔ ایک عجیب عالم ظاہر ہوا۔ کہ پہلے ایک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے۔ یعنی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے۔ اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۳)

معترض نے اس کشف پر منطقی رنگ میں اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "ان کلمات سے یقیناً جناب سیدہ کو اذیت پہونچی ہوگی۔ اور مطابق حدیث شریف من اذاھا فقد اذانی۔ ایذائے جناب سیدہ ایذائے رسول ہے۔ اور جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچائے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔" اس اعتراض کی بنا جس امر کو قرار دیا گیا ہے۔ اور جس کی تقویت کے لئے قرآن مجید کی ایک آیت کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان کلمات سے نعوذ باللہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا کو اذیت پہونچی ہوگی۔ "اول تو پہونچی ہوگی" کے الفاظ ہی بتا رہے ہیں۔ کہ محض ایک تخیل پر یہ اعتراض کر دیا گیا ہے۔ پھر کشف میں حضرت فاطمہ کے متعلق محبت اور شفقت کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استعمال کئے ہیں۔ جو اس فرضی اذیت کا وہم دور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر قابل غور بات یہ ہے۔ کہ یہ کوئی عالم ظاہر کا معاملہ نہیں۔ بلکہ عالم مثال کا ہے۔ اور عالم مثال کی تمام باتیں تعبیر طلب ہوا کرتی ہیں۔ اور انہیں ظاہری باتوں پر قیاس نہیں کیا جاتا۔ اس کے ثبوت میں ہم حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی کا ایک کشف پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ رأیت فی المنام کانی فی حجر عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنھا وانا ارضع ثدیھا الایمن ثم اخرجت ثدیھا الایسر فرضعتہ فدخل رسول اللہ صلعم (قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر جیلانی مطبوعہ مصر صفحہ ۵۸) یعنی میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں بیٹھا ہوں۔ اور میں ان کے دائیں پستان کو چوس رہا ہوں پھر میں نے بایاں پستان باہر نکالا اور اس کو چوسا۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف سے حضرت فاطمۃ الزہرا کی توہین اور ان کی اذیت کا انکشاف احرار مجاہد پر ہو سکتا ہے۔ تو وہ بتائیں کیا مندرجہ بالا کشف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی توہین نہیں ہوتی؟

اس کے بعد "مجاہد" کے مضمون نگار نے مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ایک استفسار کا جو انہوں نے مسٹر مظہر علی اظہر جنرل سکرٹری مجلس احرار سے کیا تھا جواب دیتے ہوئے حق بر زبان جاری کا عجیب ثبوت پیش کیا ہے۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس نے لکھا تھا کہ شیعوں کی حدیث کی معتبر کتاب فروع کافی میں ابو حمزہ نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ واللہ یا ابا حمزہ ان الناس کلھم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا (فروع کافی جلد ۳ حصہ دوم کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ) کہ اسے ابو حمزہ خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا باقی سارے لوگ بغایا کی اولاد ہیں۔ مطابق ترجمہ زعماء احرار کنچنیوں کی اولاد یعنی "حرامزادے"۔

یہ حوالہ پیش کر کے انہوں نے دریافت کیا تھا کہ مجلس احرار میں باستثناء شیعہ اراکین جو لوگ شامل ہیں۔ آیا انہیں مسٹر مظہر علی اظہر اپنے عقیدہ کے مطابق اولاد بغایا میں سے سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر سمجھتے ہیں۔ تو کن معنوں میں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ سوال بالکل بجا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں اظہر صاحب مجبور تھے۔ کہ وہ بتاتے بغایا کے کیا معنی ہیں تا ان کے خود تسلیم کردہ معنوں کے رو سے احرار پر حجت تمام کی جاتی۔ کیونکہ اس سوال کے بعد ان کے لئے تین ہی صورتیں تھیں۔ یا تو یہ کہہ دیتے کہ ہم ان کتب کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور اس طرح اپنی مذہبی کتب کے خلاف آواز اٹھاتے۔ یا یہ کہتے کہ اولاد بغایا کے معنی کنچنیوں کی اولاد کے ہیں۔ اور اس طرح وہ ان تمام لوگوں کو کنچنیوں کی اولاد قرار دیتے۔ جو شیعہ نہیں مگر احرار کہلاتے ہیں۔ یا پھر یہ بتاتے۔ کہ اولاد بغایا کے وہ کوئی اور معنی سمجھتے ہیں کنچنیوں کی اولاد اس کے معنی نہیں۔ احرار کے نفس ناطقہ "مجاہد" نے ان تینوں صورتوں میں سے آخری صورت اختیار کی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ کہ

"ولد البغایا۔ ابن الحرام۔ اور ولد الحرام ابن الحلال بنت الحلال وغیرہ یہ سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے۔ کہ **جو شخص نیکوکاری کو ترک کر کے بدکاری کی طرف جاتا ہے۔ اس کو باوجودیکہ اس کا حسب و نسب درست ہو۔ صرف بداعمالی کی وجہ سے ابن الحرام ولد الحرام وغیرہ کہتے ہیں۔** اس کے خلاف جو نیکوکار ہوتے ہیں۔ ان کو ابن الحلال کہتے ہیں۔ اندریں حالات امام علیہ السلام کا اپنے مخالفین کو اولاد بغایا کہنا بجا اور درست ہے۔" (مجاہد ۱۴ مارچ)

یہ جواب سن کر ہمیں بے اختیار کہنا پڑا اسے
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

کیونکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اولاد بغایا کے یہی معنے کئے جاتے ہیں۔ جو مجاہد کو کرنے پڑے۔ مگر احرار نے ہمیشہ انکار کیا۔ اور یہ شور مچاتے رہے کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو کنچنیوں کی اولاد قرار دیا ہے۔ مگر آج جبکہ وہ خود ملزم ثابت ہو رہے تھے۔ اس بات کے لئے مجبور ہو گئے۔ کہ وہی معنی کریں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ اور جو حقیقت کے لحاظ سے صحیح اور درست ہیں۔

اگر احرار میں شرم و حیا کا کچھ مادہ باقی ہے تو امید نہیں کہ وہ آئندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کریں۔ کہ آپ نے مسلمانوں کو کنچنیوں کی اولاد قرار دیا۔ کیونکہ وہ بغایا کے اب خود یہ معنے تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ ہدایت اور رشد سے دور لوگ۔ مسلمانوں کو بھی غور کرنا چاہیئے کہ احرار نے کس طرح اس اعتراض کے دھوکا میں انہیں اپنے دام تزویر میں پھنسائے رکھا۔ اور ان سے روپیہ بٹورتے رہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اب بھی احرار کی پُر فریب چالوں کو سمجھیں۔ اور ان کے دھوکا میں آکر اپنی عاقبت خراب نہ کریں "مجاہد" کے اس حوالہ سے یہ بات بھی بالکل واضح ہو گئی ہے۔ کہ احرار کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو یہ شور مچایا جاتا تھا۔ کہ آپ نے ذریۃ البغایا کے الفاظ تمام مسلمانوں کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ اور ان الفاظ میں اپنے نہ ماننے والے تمام لوگوں کو حرامزادے اور کنچنیوں کی اولاد قرار دیا ہے۔ یہ محض احرار کی شرارت اور فتنہ پردازی تھی۔ اور ذریۃ البغایا کے یہ معنی وہ محض عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے کرتے رہے۔ ورنہ یہ الفاظ نہ تو تمام مسلمانوں کے متعلق استعمال کئے گئے اور نہ ان کے وہ معنی ہیں۔ جو ان کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ احرار جماعت احمدیہ کی مخالفت میں دیانت اور شرافت سے کہاں تک کام لے رہے ہیں۔ اور علمیت کی کس طرح مٹی پلید کر رہے ہیں۔

ڈیرہ بابا نانک کے چار اشخاص کے متعلق اخبار "مجاہد" کی غلط بیانی

اخبار "مجاہد" ۲۰ مارچ میں بعنوان "مرزائیت سے توبہ" موضع ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے چار اشخاص منشی الٰہی بخش صاحب پوسٹماسٹر، فیض احمد صاحب نمبردار، محمد شریف صاحب و محمد خورشید صاحب پسران فیض احمد صاحب نمبردار کے متعلق شائع ہوا ہے۔ کہ انہوں نے احمدیت ترک کر کے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ مگر یہ بھی "مجاہد" کی منجملہ اور کذب بیانیوں کے۔۔۔ ایک مکمل کذب بیانی ہے۔ اول الذکر نے آجتک بیعت ہی نہیں کی۔ فیض احمد صاحب نمبردار غیر مبایعین سے تعلق رکھتے ہیں۔ محمد شریف اور محمد خورشید پسران فیض احمد بھی اپنے باپ کے زیر اثر ہیں اور بیعت خلافت انہوں نے ابھی تک نہیں کی۔

احسان فراموش لوگوں کا گلہ فضول ہے

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں جناب مرزا غلام حیدر صاحب وکیل آنریری سکرٹری اسلامیہ ہائی سکول نوشہرہ کا ایک مضمون شائع کیا گیا تھا۔ جس میں مرزا صاحب موصوف نے درد بھرے دل کے ساتھ بتایا تھا۔ کہ انہوں نے گزشتہ تین سال میں اپنا قیمتی وقت اور صحت قربان کر کے محض ہمدردی اور خیر خواہی سے کیا خدمات سرانجام دیں۔ اور اس کے مقابلہ میں ایک طبقہ کے لوگوں کی طرف سے ان کو کیا صلہ ملا۔ یہی مضمون معاصر "مجاہد" ڈیرہ اسمٰعیل خان میں شائع ہوا۔ اور اس کے متعلق اس نے خود بھی اظہار خیالات کیا۔ جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"مجاہد" کی گذشتہ اشاعت میں آپ محترم مرزا غلام حیدر خان صاحب وکیل آنریری سکرٹری اسلامیہ ہائی سکول نوشہرہ کی درد بھری داستان مطالعہ فرما چکے ہونگے جنہوں نے اپنی ان خدمات کا ذکر کیا ہے۔ جو وہ گذشتہ تین سال کے عرصے میں مسلمانان نوشہرہ کی بجا لا چکے ہیں۔ اور جن کا صلہ انہیں "مردم نشناس" اور "احسان فراموش مسلمانوں" کی طرف سے یہ ملا ہے۔ کہ ان کے خلاف مسلم اخبارات میں مسلسل مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اور مسلمانان نوشہرہ کو مذہب کی آڑ میں ان کے خلاف مشتعل کیا جا رہا ہے۔

ہم مرزا صاحب سے عرض کریں گے کہ وہ مسلمانوں کے اس انوکھے صلہ محنت و خدمت پر متعجب اور رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ مسلمانان نوشہرہ نے وہی کچھ کیا ہے جو باقی ہندوستان کے مسلمان کر رہے ہیں۔ آخر ایک قعر ذلت و گمراہی میں پڑی ہوئی ایڑیاں رگڑ رگڑ کے دم توڑنے والی قوم کے بے حس افراد سے جو مدت ہوئی نیک و بد اور دوست و دشمن کی تمیز کھو چکے ہیں۔ اور جن کے لئے نامرادی اور ذلت کی موت مقدر ہو چکی ہے توقع ہی کیا ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں نے اپنے کس محسن کی خدمت کی داد دی ہے۔ کہ آپ کو ان سے داد کی توقع ہے۔ کیا آپ اس سے بے خبر ہیں۔ کہ مسلمانوں نے اور ان کے رہبران دین نے سر سید ایسے محسن اعظم کو ان کی خدمات کا کیا صلہ دیا۔؟ کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ مولانا محمد علی مرحوم جنہوں نے اپنا تن من دھن ملت پر نچھاور کر دیا تھا ان کو ملت کی طرف سے کیا خطاب ملا؟ کیا آپ سر آغا خان کے متعلق مسلم پریس کی رائے سے ناواقف ہیں؟

کیا آپ نے مسٹر محمد علی جینا اور ڈاکٹر انصاری پر مسلمانوں کو کیچڑ اچھالتے نہیں دیکھا؟ کیا مولانا ابو الکلام آزاد ان کی زد سے بچے ہوئے ہیں؟ کیا مولانا ظفر علی خان ان کی خشت انگنی کا نشانہ نہیں بنے؟ کیا سر فضل حسین اور سر شفیع مرحوم ان کی زبان قلم کے برسوں تختہ مشق نہیں رہے؟ حالانکہ یہ وہ محسن ہیں جنہوں نے مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے بدقسمت مسلمانوں کی وہ شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ کہ جنہیں آئندہ زمانے کا مؤرخ ہندوستان میں اسلامی سیاسیات کے باب میں حروف زرین سے لکھنے پر مجبور ہوگا۔ پھر یہ تو اسلامی بساط کے سیاسی مہرے تھے۔ ذرا مذہبی اجارہ داروں پر بھی ایک جھلکتی ہوئی نظر ڈال لیجئے۔ کیا آپ نے حدیث و قرآن کا درس دینے والے دیوبند کے "تشنگان علم" کے ہاتھوں میں بریلوی علما کی ڈاڑھیاں نہیں دیکھیں؟ کیا آپ کو سنیوں کے ہاتھ شیعہ حضرات کے گریبانوں کی طرف کبھی اٹھتے ہوئے نظر نہیں آئے۔ کیا آپ نے مقلدوں اور غیر مقلدوں کو آپس میں گتھم گتھا ہوتے نہیں دیکھا۔ پھر اگر آپ نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ اور ضرور دیکھا ہے تو پھر نوشہرہ کے مسلمانوں سے کیا گلہ۔ جو جہالت اور مذہبی تعصب میں کہیں اپنے ہندوستانی بھائیوں سے بھی چار قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

حضرت! یہ سب مٹنے اور تباہ ہونے کی نشانیاں ہیں۔ اور پھر چونکہ مسلمان گمراہ ہو کر بارگاہ ایزدی سے دھتکارے جا چکے ہیں۔ اور ذلت و نامرادی کی موت ان کے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ اس لئے ان سے گلہ کرنا ہی عبث ہے"۔

حیدرآباد دکن کے اہم واقعات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

ماہواری تبلیغی جلسہ:۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن نے انتظام کیا ہے۔ کہ ماہوار ایک تبلیغی جلسہ عام احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد ہو۔ چنانچہ پچھلے دنوں جو جلسہ ہوا وہ کئی حیثیات سے دلچسپ رہا۔ مولوی ابو الحمید صاحب آزاد وکیل ہائیکورٹ صدر نشین تھے۔ مسٹر عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی جامعہ عثمانیہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور نظم سنائی۔ مولوی محمد لقمان صاحب نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے مضمون پر جدید روشنی کے اعتراضات کے پیش نظر برجستہ تقریر فرمائی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری مولوی فاضل نے اس عنوان پر کہ حضرت مسیح ناصریؑ امت محمدیہ کے موعود کسی صورت میں نہیں ہو سکتے تقریر کی۔ حیدرآباد دکن کے مشہور قدیم شاعر "ہرمز" صاحب نے چمن احمدیت کے چار دانگ عالم میں پھیلنے پھولنے کی دعا پر مشتمل ایک اچھوتی مثنوی سنائی۔ اس کے بعد مولوی بہاء الدین خان صاحب مولوی فاضل نے صداقت مسیح موعودؑ کے عنوان پر مدلل خطبہ ارشاد فرمایا۔ آخر میں عبدالقادر صاحب صدیقی سکرٹری تبلیغ نے اغراض جلسہ بیان کرتے ہوئے حاضرین کو مژدہ سنایا کہ احمدیت کی تحریک امتیازات نسل ملک رنگ و روپ سے پاک ہے۔ احمدیت دنیا کے ہر فرد کا ورثہ ہے۔ حضرت صدر نے اعلیٰ حضرت حضور نظام و شہزادگان بلند اقبال کی صحت و سلامتی کی دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

عمائدین سلطنت دہلی میں:۔ بلدہ حیدرآباد آج کل اس امر کو محسوس کر رہا ہے کہ شہریار دکن و عمائدین سلطنت کئی دنوں سے دہلی میں مقیم ہیں۔ احباب کی آمد آمد کا زمانہ ہے۔ ہر طرف چہ میگوئیاں ہیں کہ حیدرآباد اب کن تغیرات کا حامل ہوگا۔

قابل قدر مثال

سید منظور علی شاہ صاحب زمیندار قادیان نے اپنی والدہ کا حصہ وصیت تمام ادا کروایا تھا۔ مگر محض ایثار اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے اس عرصہ میں سے بھی جو ان کو اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے پہنچا۔ حصہ وصیت ادا کر رہے ہیں۔ یہ ایثار کی قابل قدر مثال ہے دعا ہے۔ ان کو اللہ تعالے دین کے کاموں میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق اور اس کا اجر عطا فرمائے۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

بمبئی میں احرار کی قساوتِ قلبی کے خلاف

جماعت ہائے احمدیہ کی قراردادیں

فیروز پور شہر

۲۴ مارچ جماعت احمدیہ فیروز پور شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء پاس کی گئی

ہم جماعت احمدیہ بمبئی کے احباب سے بالعموم اور مرحوم بچہ کے والدین سے بالخصوص ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بمبئی کے مفسدہ پردازوں کے اس انسانیت سوز سلوک کے خلاف جو انہوں نے ایک احمدی بچہ کی لاش کو قبرستان میں دفن ہونے سے روکنے کے متعلق کی۔ سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے فتنہ پرداز لوگوں کا قرار واقعی انسداد کرے۔ اور آئندہ ایسی حرکات شنیعہ کا اعادہ نہ ہونے دے۔ (سیکرٹری)

کلکتہ

۲۷ مارچ نیشنل لیگ کلکتہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ۴۳ لوئر چت پور روڈ میں منعقد ہوا۔ جہاں حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔

۱۔ یہ اجلاس بمبئی کے بعض بد باطنوں کی اس وحشت و بربریت پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے ایک احمدی بچے کی لاش کو دفن ہونے سے روکنے کی صورت میں کیا۔ اور نہ صرف اسی پر اکتفاء کیا۔ بلکہ قبرستان میں اجتماع کر کے احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ جن کا مقصد لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانا تھا۔

۲۔ یہ اجلاس بمبئی کے اخبار "ہلال" ۱۳ مارچ کے اس مضمون کے خلاف جس میں بعض ہندوؤں کے قاتلوں علم الدین، عبد الرشید اور عبد القیوم کے رویہ کی تعریف کی گئی اور جن کا ذکر کرنے سے اخبار مذکور کا مقصد لوگوں کو احمدیوں کے قتل کرنے پر اکسانا ہے سخت نفرت کا اظہار کرتا ہوا گورنمنٹ بمبئی سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اخبار مذکور کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائے۔ (سیکرٹری)

کانپور

۲۷ مارچ جماعت احمدیہ کانپور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس کی گئیں:-

۱۔ یہ اجلاس بمبئی کے بعض شریروں کی اس کمینہ اور انسانیت سوز حرکت کے خلاف جس کا مظاہرہ ۱۲ مارچ کو انہوں نے ایک احمدی بچے کی لاش کو قبرستان میں دفن ہونے سے روکنے کی صورت میں کیا۔ سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے اس قسم کے واقعات کے اعادہ کو روکے:- (سیکرٹری)

بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ کے ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی:-

جماعت احمدیہ بھیرہ احرار کی اس کمینہ حرکت کے خلاف جس کا مظاہرہ انہوں نے جماعت احمدیہ بمبئی کے ایک معصوم بچے کی لاش کو قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہ دینے کی صورت میں کیا۔ اظہار نفرت کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ بمبئی سے درخواست کرتی ہے۔ کہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا پورا پورا تدارک کرے:-

(خاکسار فضل الرحمن)

میانی (ضلع شاہپور)

۲۷ مارچ جماعت احمدیہ میانی کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت حاجی جلال الدین صاحب میونسپل کمشنر منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

یہ اجلاس بمبئی کے فتنہ پردازوں کے کمینہ فعل پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور ایسے واقعات کو روکنے کے لئے حکومت سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ (سیکرٹری)

مشاورت کے موقعہ پر بہت بڑی رعایت

۵ اپریل ۳۶ئہ سے ۲۰ اپریل ۳۶ئہ تک

احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھالیں ورنہ بعد میں کافی عرصہ تک کف افسوس ملنا پڑے گا۔ جو دوست مشاورت پر نہ آئیں۔ وہ مشاورت پر آنے والے دوستوں کے ذریعہ دستی منگالیں۔ تاکہ محصول وغیرہ کی کفایت رہے۔

قرآن مجید مترجم بطرز آسان

تقطیع کلاں اصل قیمت للعہ رعایتی صرف ۳ ایک مشت تین عدد کے خریدار سے آ... پیسہ

تفسیر خزینۃ العرفان

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام از ۱ پارہ تا ۲۶ پارہ اصل قیمت ہے ۱۱ رعایتی ہے

تفسیر القرآن جہدر آبادی

مرتبہ از درس حضرت خلیفہ اول رضہ و حافظ روشن علی صاحب اصل قیمت تین روپے رعایتی صرف عہ تقطیع کلاں صفحات آٹھ سو

حمائل شریف بغیر ترجمہ

بطرز آسان جلی قلم

مجلد سنہری

اصل قیمت عہ رعایتی ۸ر

حمائل شریف جیبی معرا

دانہ دار لکھائی مجلد اصل قیمت ۱۲ر رعایتی ۵ر ایک روپیہ کی چار عدد

پارہ اول مترجم

دو ترجموں والا۔ ایک لفظی۔ دوسرا بامحاورہ اصل قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

مکمل درس القرآن

از حضرت خلیفہ اول رضہ

مجلد سنہری اصل قیمت تین روپے رعایتی عہ

پارہ اول مترجم

جلی قلم بطرز آسان

اصل قیمت ۳ر رعایتی ۱ر

مفتاح القرآن

یہ بالکل نیا تحفہ ہے

قرآن کریم کے تمام الفاظ کی تفصیلی فہرست۔ حوالجات پارہ رکوع نمبر آیت و سورہ کے علاوہ ہر لفظ کی متعلقہ آیت کا وہ جملہ بھی سارے کا سارا درج کیا گیا ہے۔ جس میں وہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً لفظ غیب کے لئے جملہ "الذین یومنون بالغیب" دیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں جہاں لفظ غیب استعمال ہوا ہے۔ وہ تمام جملے ایک جگہ اکٹھے کئے گئے ہیں۔ تاکہ جو آیت بھی مقصود ہو۔ وہ فوراً ایک ہی جگہ حوالہ دیکھنے پر بآسانی مل جائے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس قسم کی مکمل اور ارزاں کلید قرآن آج تک کسی نے بھی شائع نہیں کی۔

اس کی اصل قیمت چار روپیہ ہے۔ مگر اس رعایتی اعلان کے ماتحت

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ لئے جاوینگے

اس میعاد کے بعد پھر یہ پوری قیمت پر مل سکے گا۔ چاہیئے کہ احباب اس رعایتی اعلان کے موقعہ سے ضرور مستفید ہوں۔

سیرت المہدی حصہ اول

مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پیارے مسیح موعود کے پیارے حالات بذریعہ روایات مع جوابات اعتراضات پہلے اس کی قیمت دو روپیہ تھی۔ اب اس کی قیمت ۱ھ کر دی گئی ہے۔ مگر اب رعایتی اعلان کے ماتحت صرف ۱۲ر مجلد عہ ہے۔

عقائد احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے تمام اسلامی عقائد۔ توحید و رسالت نبویہ۔ خلفائے کرام صحابہ اہلبیت نبوی و دیگر بزرگان اسلام وغیرہ کے متعلق عقائد کے حوالجات جمع کئے گئے ہیں۔ پہلے اس کی ۶ر قیمت تھی۔ اب کثرت اشاعت کو مدنظر رکھ کر صرف ۲ر کر دی ہے۔ ایک سو کاپی کے خریدار سے صرف آٹھ روپیہ۔

سیرت مسیح موعودؑ

مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لطیف اور سلیس پیرایہ میں حضور علیہ السلام کے سوانح اور کارنامے اور سلسلہ کی ترقیوں کے حالات قیمت قسم اول کاغذ ۲ر رعایتی ۱ر کاغذ قسم دوم اصل قیمت ۱ر رعایتی ۱ر اور فی سینکڑہ چھ روپیہ۔

تبلیغی ٹریکٹ

کوڑیوں کے دام تبلیغ احمدیت پر آٹھ قسم کے ٹریکٹ جن میں احمدیت کی مکمل تبلیغ آجاتی ہے۔ فی سینکڑہ ہر ایک صرف ۵ر

شاہ حبش کو دعوت اسلام

فی سینکڑہ صرف ۱ر

فتاویٰ مسیح موعودؑ

تمام لوازمات زندگی اور دیگر تمام اہم امور کے متعلق حضرت اقدس کے فرمائے ہوئے تمام فتوے مع حوالجات جمع کئے گئے ہیں۔ اصل قیمت ایک روپیہ۔

رعایتی ۱۰ر مجلد ایک روپیہ

بستان احمدؑ

مع چار عدد فوٹو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان کی تمام اردو نظمیں یعنی درثمین مکمل۔ کلام محمود مکمل۔ گلدستہ عرفان مع فوٹو وں کے ایک جگہ مجلد ہیں۔ اصل قیمت عہ رعایتی ۱۲ر ہے۔

رہنمائے خاتون

حصہ اول و حصہ دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون جو عورتوں اور لڑکیوں کے مطالعہ کے لئے نہایت مفید اور از بس ضروری ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ رعایتی صرف ۲ر

دو اچھوتے رسالے پیغامیوں کی تردید میں

ولادت مسیح بن باپ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے لاجواب اور دندان شکن رسالہ۔ اصل قیمت ۲ر

رعایتی ۱ر

رسالہ ختم نبوت

از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام فیصلہ کن مضمون

اصل قیمت ۱ر

رعایتی ۰ر

دشمنوں کے فتنہ سے

بچنے کی دعا۔ بصورت قطعہ صرف ایک پیسہ

حضرت مسیح موعودؑ کی

دعائیں

صرف ایک پیسہ

کتاب گھر۔ قادیان

وصیتیں

نمبر ۵۱۷۵: منکہ میاں احمد ولد میاں الٰہی بخش قوم بروالہ ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں صرف اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ حساب کرکے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ زندگی میں کرتا رہونگا اگر بعد وفات میری متروکہ جائیداد کوئی ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا اختیار ہے کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی وصول کرے۔ میرے ورثاء کو اس میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ مکرر یہ کہ میں نے مبلغ مالیتی ۱۳۰ روپے نقد قرضہ لوگوں سے لینا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۳ روپے دو ماہ تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا ۱۲ر اپریل ۱۹۳۶ء العبد:۔ میاں احمد ولد الٰہی بخش قوم بروالہ ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ۔
گواہ شد:۔ رحیم بخش مدرس دوم تلونڈی جھنگلاں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سکندر علی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بقلم خود۔

نمبر ۵۱۷۶: منکہ فیروز الدین ولد شہاب الدین قوم جٹ ساکن گھٹالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ر جولائی ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ تین ہزار تین صد تینتیس روپے ہے۔ اس میں سے دسواں حصہ تین سو تینتیس روپے پانچ آنے اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اشاعت اسلام کے واسطے دیدونگا اگر ادائیگی رقم مذکورہ میں سے کچھ میرے ذمہ رہ گیا۔ تو میرے مرنے کے بعد میری متروکہ جائیداد میں سے صدر انجمن احمدیہ مذکورہ رقم پورا کرنے کی مستحق ہوگی۔ اور اگر میری جائیداد مذکورہ بالا سے میری زندگی میں بڑھ جائے۔ تو اس زیادتی کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیدونگا۔ یا میرے مرنے کے بعد وصول کرلے گی۔ لہٰذا یہ وصیت تحریر کردیتا ہوں۔ کہ سند رہے۔ العبد:۔ فیروز الدین ولد شہاب الدین۔ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ محمد الدین ولد حسین بخش جٹ۔
گواہ شد:۔ نظام دین ولد شاہ دین جٹ۔
گواہ شد:۔ سید نذیر حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ گھٹالیاں۔

نمبر ۵۱۷۷: منکہ بہاول خاں ولد چوہدری شاہ دین قوم جٹ زمیندار ساکن گھٹالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ر جولائی ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی قیمت مبلغ تین ہزار تین صد تینتیس روپے ہے۔ اس میں سے دسواں حصہ مبلغ ما ۳۳۳ اپنی زندگی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اشاعت اسلام کے واسطے دیدوں گا۔ اگر ادائیگی رقم مذکورہ میں سے کچھ میرے ذمہ رہ گیا۔ تو میرے مرنے کے بعد میری متروکہ جائیداد میں سے صدر انجمن احمدیہ قادیان پورا کرنے کی مستحق ہوگی۔ اور اگر میری جائیداد مذکورہ بالا سے میری زندگی میں بڑھ جائے۔ تو میں وقتاً فوقتاً خود بھی صدر انجمن احمدیہ کو اس سے اطلاع دیتا رہونگا۔ تو اس زیادتی کا حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیدونگا یا میرے مرنیکے بعد صدر انجمن وصول کریگی۔ لہٰذا یہ وصیت لکھدیتا ہوں۔ کہ سند رہے۔ المرقوم ۷ر جولائی ۱۹۳۱ء
العبد:۔ بہاول خان ولد شاہ دین گھٹالیاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ غلام رسول ولد غلام محمد جٹ گھٹالیاں۔ گواہ شد:۔ سید نذیر حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ گھٹالیاں۔

نمبر ۵۱۷۸: منکہ عبد الرحمٰن ولد غلام قادر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ر دسمبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری اس وقت جائداد ایک مکان واقع محلہ دار البرکات جو کہ پانچ مرلہ میں ہے۔ اور کوئی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ماہوار اوسطاً ۲۵ روپے ہے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی۔۔۔

حبوب بواسیر خونی وبادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہوجاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہوچکے ہیں۔ آپ تجربہ کرکے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ (عگار)

تریاق جریان

دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ سےکنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نوجوان خوش وخرم بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہوچکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ اس سے زیادہ اور کیا اطمینان دلایا جائے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے؟
ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

رشتہ کی ضرورت

ایک ہونہار بارو زگار خوش سیرت وخوش صورت بکے زئی قوم کے ایک معزز شہری خاندان کے ممبر مخلص احمدی نوجوان کے لئے جن کی اس وقت قریباً دو سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ مناسب اور موزوں رشتہ کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق گفتگو یا خط وکتابت پتہ ذیل پر کی جائے:۔
خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل عفی عنہ (پروفیسر جامعہ احمدیہ) قادیان

الحمد للہ کتاب

محمد خاتم النبیین

شائع ہوگئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ۳۰۸ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ڈمی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی ۲۰×۲۶/۸ سائز پر شائع ہوئی ہے۔ قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ۔ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۴ر ، ۶ر ، اور ۸ر ہے
اس کے علاوہ اس وقت رسالہ **درود شریف** جو ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے رعایتی طور پر صرف ۶ر کو اور
رسالہ تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب مع جواب الجواب مکمل جو ۲۴۳ صفحات کا ہے۔ صرف ۵ر اور مجلد ۶ر کو
نیز نقشہ آبادی قادیان کاغذ قسم اعلیٰ ۱۲ر قسم دوم ۸ر کو، در قسم سوم ۶ر کو ایشیائی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بک ڈپو اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے:۔

محمد احمد وعبد الکریم (پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)
(قادیان)

نئی دہلی ۲۹ مارچ - آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس میں جو سیٹھ عبداللہ ہارون کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ متعدد قراردادیں پاس کی گئیں۔ جن کے ذریعہ شہنشاہ جارج پنجم کی وفات کے متعلق اظہار افسوس کیا گیا۔ اور فرقہ وارانہ نیابت کے خلاف ایجی ٹیشن کی مذمت اور مسجد شہید گنج کی واپسی کے لئے مسلمانان پنجاب کی کوششوں سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ علاوہ ازیں قرار پایا کہ کانفرنس کے ذریعہ عوام کی اقتصادی تعلیمی اخلاقی اور دماغی ترقی کے لئے آئندہ سالانہ اجلاس میں دوبارہ غور و خوض کیا جائے۔ کانفرنس نے ایک قرارداد کے ذریعہ اپنی مجلس عاملہ کو اختیارات دئے ہیں۔ کہ وہ جلد تر ایک لائحہ عمل مرتب کرے۔ جس پر عمل کر کے ہندوستان کے فاقہ کش عوام بے روزگاروں اور تباہ حال کسانوں کی حالت بہتر بنائی جا سکے۔

پیرس ۳۰ مارچ - فرانس کے وزیر خارجہ نے بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق فرانسیسی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ فرانس صلح کی گفت و شنید میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ بین الاقوامی آئین کا احترام ایک دفعہ پھر قائم ہو جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ کسی معاہدہ کی قدر و قیمت ہی کیا ہو سکتی ہے جبکہ جرمنی اسے منسوخ کرنے کا حق اپنے ہاتھ میں سمجھتا ہے۔

برلن ۳۰ مارچ - جرمنی کے جرنیل گوئرنگ نے فرانس کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ کوئی جرمن ہوا باز - فرانس بیلجیم یا برطانیہ کے علاقہ پر پرواز نہیں کرے گا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو بغاوت کے جرم کے ماتحت سزا دی جائے گی۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ - آج اسمبلی میں معاہدہ اوٹاوہ پر بحث ختم ہو گئی۔ آج کی بحث میں مخالف و موافق جماعتوں کے ارکان نے معاہدہ اوٹاوہ کے مخالف اور اس کے حق میں زبردست تقریریں کیں۔ آخر میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے ۹۰ منٹ تک

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ایک زبردست جوابی تقریر کی اور نعروں کی گونج میں اسے ختم کیا۔ اس کے بعد مسٹر جناح کی تحریک پر ووٹ لئے گئے۔ یہ تحریک ۷۰ آراء کی موافقت اور ۶۵ آراء کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

عدیس آبابا ۳۰ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۷ اطالوی طیاروں نے ہرار پر ایک گھنٹہ تک شدید بمباری کی۔ جس کی وجہ سے عمارات نذر آتش ہو گئیں۔ تباہ شدہ عمارتوں میں فرانسیسی ہسپتال - گرجے - مساجد اور متعدد عمارات بھی ہیں۔ سینکڑوں اشخاص ہلاک ہو گئے۔ وائرلیس سٹیشن کلیتہً تباہ ہو گیا۔ شہر میں بمباری کے بعد گھنٹوں تک آگ کے شعلے بلند ہوتے رہے۔

لاہور ۳۰ مارچ - آج پنجاب کونسل میں تفریح گاہوں پر ٹیکس عائد کرنے کا قانون منظور ہو گیا۔

عدیس آبابا ۳۰ مارچ - جگجگا پر دوبارہ شدید بمباری کی گئی۔ بمباری کا سلسلہ کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ جس کے نتیجہ میں ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ بھاری نقصانات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

پونا ۳۰ مارچ - حکومت ہند نے ایک وفد کو جاپان بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ جو اس کامل خسوف کو جو ۱۹ جون کو لگے گا اور جس سے مشرقی دنیا کے اکثر حصوں میں قرص خورشید کلیتہً سیاہ ہو جائے گی۔ مشاہدہ کریگا۔ یونان اور اناطولیہ سے اس کی سیاہی ترقی پذیر ہو کر جاپان میں کامل خسوف کا نظارہ دکھائی دیگا لیکن ہندوستان کے کسی حصہ میں دکھائی نہیں دے گا۔

راجشاہی ۳۰ مارچ - راجشاہی میں چیچک کی وبا شروع ہو گئی ہے۔ شہر کے تمام سینما تا حکم ثانی بند کر دئے گئے ہیں۔

امرتسر ۳۰ مارچ - گیہوں حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۶ پائی نخود تیار ۲ روپیہ ۱۵ آنے ۹ پائی - سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۶ آنے ہے۔

ورسیلز ۳۰ مارچ - مقامی طیاروں کے درمیان پرواز کرتے ہوئے تصادم کے نتیجہ میں دو اشخاص ہلاک اور دو شدید طور پر مجروح ہوئے

بلغراد ۳۰ مارچ - بلغاریہ نے معاہدہ نوئلی کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے اس معاہدہ کی رو سے ۱۹۲۰ء میں بلغاریہ نے اپنی مغربی سرحد کا ایک حصہ یوگوسلاویہ کو دیدیا تھا۔ بلغاریہ کی خفیہ حربی سرگرمیوں کے خلاف یوگوسلاویہ یونان اور ترکیہ کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر بلغاریہ یوگوسلاویہ پر حملہ کرے تو ترکیہ اور یونان یوگوسلاویہ کا ساتھ دیں۔

نئی دہلی - آج کونسل آف سٹیٹ میں تصدیق شدہ فنانس بل پر بحث ہوئی۔ متعدد ارکان نے بل کے خلاف تقریریں کیں اور کارڈ کی قیمت دو پیسے کرنے پر زور دیا۔

اسمارہ ۳۰ مارچ - شمالی محاذ پر اطالوی افواج کی پیش قدمی جاری ہے۔ اور انہوں نے ڈگابور پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب اطالوی افواج جھیل سانا سے صرف پچاس میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ طیاروں کے ذریعہ تاخت و تاراج تمام محاذوں پر جاری ہے۔

برلن ۳۰ مارچ - سرکاری طور پر استصواب رائے جرمنی کے انتخابات کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہٹلر کو ۹۸٫۷۹ فیصدی آراء حاصل ہوئیں۔

پیرس ۳۰ مارچ - رائن لینڈ میں جرمنی افواج کے داخلے نے فرانس کی وزارت حربیہ کی سرگرمیوں میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ شمال مشرقی دفاعی محاذوں پر فرانسیسی فوجیں معین کر دی گئی ہیں۔ اور جرمنی کی نگرانی کے لئے طیارہ بان پولیس مقرر کر دی ہے۔

ماسکو ۳۰ مارچ - حکومت رومانیہ اور جمہوریہ روس کے درمیان ایک معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس معاہدہ کا مفاد وہی بیان کیا جاتا ہے۔ جس کی اساس پر فرانس اور روس کا معاہدہ مرتب ہوا ہے

لنڈن ۳۰ مارچ - روس کی مجلس دفاع وطنی آئندہ جنگ کے متعلق زبردست تیاریوں میں مصروف ہے۔ سرخ فوج کی تعداد گذشتہ دو ماہ میں ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے بحیرہ اسود - بالٹک اور ولاڈی واسٹک میں زبردست بحری طاقت موجود ہے۔

روما ۳۰ مارچ - ایک اطالوی فوجی طیارہ وسطی اطالیہ میں پرواز کرتا ہوا گر گیا جس کے نتیجہ میں ایک فوجی افسر اور تین دوسرے آدمی ہلاک ہوئے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ - معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو کی کوششوں کے نتیجہ میں پنڈت مالویہ پھر کانگرس میں آجائیں گے اور کانگرس نیشنلسٹ پارٹی توڑ دی جائے گی۔

عدیس آبابا ۳۰ مارچ - حکومت حبشہ نے ہرار پر اطالوی طیاروں کی بمباری کے خلاف جمعیتہ اقوام کو ایک احتجاجی مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں اٹلی کے اس انسانیت سوز مظاہرے کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے

نئی دہلی ۳۰ مارچ - ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند کا ایک کمیونک شائع کیا ہے کہ اخبار "ہندوستان ٹائمز" میں جو برقیہ شائع ہوا ہے کہ مسٹر بالڈون وزیر اعظم برطانیہ اور کابینہ کے ایما پر لارڈ ہیلی فیکس مسٹر گاندھی کے ساتھ کچھ عرصہ سے خط و کتابت کر رہے تھے۔ کہ لارڈ لنلتھگو ہندوستان پہنچتے ہی ان سے ملاقات کر کے ان کے ساتھ بے باکانہ گفت و شنید کرینگے حکومت ہند نے اس سلسلہ میں لنڈن سے استفسار کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس خبر میں قطعاً کوئی صداقت نہیں۔

لنڈن ۳۰ مارچ - سپین میں بیکاری اور افلاس کے باعث عوام میں اضطراب پھیل رہا ہے۔ جنوب مغربی صوبہ میں کاشتکار زمین پر قبضہ کر رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں ایک ڈیوک کے محل پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور اس پر سرخ جھنڈا لہرا دیا گیا ہے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) حکومت افغانستان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی